علماءِ کرام کی خدمت میں

گذشتہ اشاعت میں ان فتووں اور اشتہارات کا ذکر آچکا ہے جو دیوبند، مظاہر العلوم، تھانہ بھون اور دہلی کے بعض مشہور علماء کے قلم سے نکلے ہیں۔ اب ہمیں ایک اور اشتہار وصول ہوا ہے جسے ہندوستان سے لاکر پاکستان میں پھیلایا جارہا ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں :-

حضرت مولانا مدنی کا بصیرت افروز بیان

مولانا مولوی عبدالحمید بلندشہری مدرس مدرسہ اشرف العلوم گنگوہ ضلع سہارنپور کے ایک خط کا وہ اقتباس ہے جو انہوں نے حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی عمت فیوضہم کو لکھا ہے۔ ذیل میں صرف وہ حصہ ہے جس کا تعلق اس جماعت سے ہے جس نے اپنا نام جماعت اسلامی رکھا ہے۔

"یہ خیال اس وقت سے پیدا ہوا ہے جب سے مودودیت جو کہ گنگوہ میں صورت فتنہ اختیار کئے ہوئے ہے کچھ تبادلۂ خیالات اور کچھ ان کے اخبارات کا مطالعہ تردیداً کیا گیا یہ لوگ صحابہؓ تک متجاوز کہہ دیتے ہیں، چنانچہ حضرت علیؓ، ابن عمرؓ، عائشہ رضی اللہ عنہا وعنہم کو احیاء تبلیغ دین میں متجاوز عن الاعتدال کے الفاظ اختیار کئے ہیں۔ نیز خود مسلک اعتدال میں فرماتے ہیں کہ میں نے اشخاصِ ماضی وحال بلا واسطہ دین کو کتاب السنہ، کتاب اللہ سے سمجھا ہے۔ نیز حضرت حاجی علیہ الرحمتہ ومجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ کے متعلق لکھتے ہیں ان حضرات نے ابتدائے زندگی میں تو اچھا کام کیا مگر اخیر عمر میں ایسی مسموم غذا مسلمانوں کو دے گئے ہیں کہ آج تک مسلمان اس کے زہر سے محفوظ نہیں ہے اور بھی تنقیدات تصوف پر بہت کی ہیں بعض اہل گنگوہ نے دیگر بعض کو حضرت بوسعید علیہ الرحمتہ کے مزار پر جانے سے روکتے ہوئے کہا کہ ایک سنیاسی ہے جو پتھروں میں پڑا ہے اور یہ مشہور مقولہ ہے مودودیوں کا کہ دیوبند مظاہر العلوم میں قربانی کے مینڈھے تیار کئے جاتے ہیں علماء پر زبردست ریمارک خاصکر ماضی وحال کے

بزرگوں پر غرض بالتفصیل پھر عرض کرونگا، اسوقت یہ عرض کرنے کا مقصد ہے کہ آیا ہم کو مل کر
ان لوگوں کو جواب دیں کیونکہ خاصکر گنگوہ سے مجھکو واسطہ ہے و یا نیز میں اشرف العلوم میں خدمت
کرتا ہوں اور شب و روز یہ منکرات سامنے آتے رہتے ہیں تو لامحالہ کہنا پڑتا ہے۔ جواب شافی
سے نوازیں[1]۔" عبدالحمید بلند شہری

الجواب:۔ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ خواہ صحابہ اکرام ہوں یا اولیاء عظام یا ائمہ
حدیث وفقہ و کلام کوئی بھی معصوم نہیں ہے سب سے غلطیاں تو ہو سکتی ہیں مگر ان کے متعلق عظمت
کی شہادتیں قرآن حدیث میں بکثرت موجود ہیں اور ان کے اعمالنامے اور اتقاء و علم کی تاریخی
روایات معتبرہ اس قدر امت کے پاس ہیں کہ قرون حالیہ کے پاس ان کا عشر عشیر بھی نہیں
ہے ان پر تنقید ان ہی جیسے پایۂ علم و اتقاء والا کر سکتا ہے ہمارے زمانہ کے ٹٹ پونجئے جن کے
پاس علم ہے نہ تقوی کیا منہ رکھتے ہیں کہ زبان درازکریں سوائے اپنی بدبختی کے اظہار کے
اور کیا حیثیت رکھتے ہیں ؎ چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد ؛ میلش اندر طعنہ پاکاں نہد
اللہ تعالیٰ ان کی تعریف فرماتے ہوئے فرماتا ہے محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار الآیۃ
دوسری جگہ ہے ولکن اللہ حبب الیکم الایمان وزینہ فی قلوبکم الآیۃ تیسری جگہ ہے
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ الآیۃ۔ چوتھی جگہ ہے وکذلک جعلناکم امۃ
وسطا الآیۃ اور یہ کم بخت انکی شان میں بدزبان بکتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ارشاد فرماتے ہیں: اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم من بعدی غرضا۔ الحدیث۔ خدا سے
ڈرو میرے اصحاب کے متعلق میرے بعد انکو نشانہ ملامت مت بنانا آپ فرماتے ہیں خیر
القرون قرنی ثم الذین یلونھم الحدیث اور یہ بدبخت ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں
سوائے بدبختی کے اور کیا ہے۔ ان خبیثوں سے گفتگو اور مناظرہ وغیرہ کرنا اپنے وقت کو ضائع

---

[1] عبارت کی تمام غلطیاں اور بے ربطیاں جوں کی توں اشتہار ہی سے نقل کی گئی ہیں۔ کاتب ترجمان یا
ادارۂ ترجمان کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔